سوال

(29) باوجودِ علم فرض زکاۃ نہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص باوجود علم بفرضیت زکوۃ نہ دیوے عند الشرع اس کا کیا حکم ہے اس کے ساتھ کیا برتاؤ چاہیے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ فرض ہے اور اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے جو لوگ اس کی فرضیت سے منکر و جاحد ہوں وہ کافر ہیں اور جو لوگ اس کی فرضیت کے قائل ہوں اور باوجود علم بفرضیت زکوۃ نہ دیں وہ فاسق ہیں اوران کے ساتھ وہی برتاؤ چاہیے جو فساق کے ساتھ چاہیے ہدایہ میں ہے :

"*الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملک نصابا ملکا تاما وحال علیه الحول) أما الوجوب فلقوله تعالی) وآتوا الزکاة (ولقوله علیه الصلاة والسلام) أدوا زکاة أموالکم { وعلیه إجماع الأمة، والمراد بالواجب الفرض لأنه لا شبهة فیه* "[1]

اورہدایہ کے حاشیہ میں ہے : "زکوۃ کا منکر کافر ہے اورتارک فاسق ہے "حررہ عبدالوہاب عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ زکوۃ واجب ہے آزاد عاقل بالغ مسلمان پر جب کہوہ پورے نصاب کا مالک ہواوراس پر سال گزر جائے اور وجوب اللہ تعالیٰ کے قول آتوا الزکوۃ سے ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرواوراس پر امت کا اجماع ہے اورواجب کا مطلب فرض ہے کیونکہ اس میں کوئی شبہ نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد : 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات : صفحہ : 87